سید قطب کی تحریریں فقہی کھپت کے لیے نہیں

عرصہ ہوا، ہمارے ایک پوسٹر میں استاذ سید قطبؒ کے لیے مصر کے معزول صدر اور الاخوان المسلمون کے ایک ممتاز راہنما جناب محمد مرسی کے کلماتِ خیر نقل ہوئے، اس پر ہمیں ایک فاضل دوست کا استدراک موصول ہوا:

سید قطب نے معالم فی الطریق میں جاہلیت اور دارالحرب کے سلسلے میں جو بات پیش کی ہے اس میں مبالغہ محسوس ہوتا ہے، اس پر آپؒ کے شاگرد رشید اور سوانح نگار ڈاکٹر یوسف العظم نے بڑا معذرت خواہانہ رویہ اپنایا ہے۔

اس حوالہ سے ہم عرض کریں گے:

سید قطبؒ نہ فقیہ تھے اور نہ فقہی زبان میں لکھتے تھے۔ ان کے اسلوب سے واقف لوگ اس کو مبالغہ بھی نہیں گنتے۔ ہم بھی جب فقہی زبان میں بات کریں گے تو سید رحمۃ اللہ علیہ کی بیان کردہ باتیں یوں نہیں بیان کریں گے بلکہ **فقہی تطبیقات میں سید کے بہت سے خیالات کو پیش نظر تک نہیں رکھیں گے** کیونکہ ان کا وہ اثاثہ فقہی کھپت کے لیے ہے ہی نہیں۔ بعد کے اخوان بلاشبہ یوسف العظم اور حسن الہضیبی ہی کی راہ پر رہے ہیں جس کو کسی قدر 'مفاہمت کی راہ' کہا جا سکتا ہے۔ میرے اپنے مطالعہ میں، سید کا لہجہ برقرار رہا تو عبد اللہ عزام وغیرہ کے ہاں۔

سیدؒ کے ورثہ کو لے کر چلنے کی متوازن ترین مثال میری نظر میں عبد اللہ عزام رحمۃ اللہ علیہ ہی ہے (گو ان کا میدان عمل کسی قدر مختلف ہو گیا تھا) جو بقیہ اخوان کے 'معذرت خواہانہ' لہجے سے بھی دور رہے اور جماعۃ الجہاد وغیرہ کے ہاں پائی جانے والی ایک گونہ 'تکفیر' والی لغت سے بھی دامن کش رہے۔ عبد اللہ عزام عملی زندگی میں حکمرانوں

سے دور بھی رہے مگر جہاد واصلاح وغیرہ ایسی ضروریات کے لیے حسبِ اقتضائے مصالح حکمرانوں سے میل ملاقات کرلینے میں بھی کوئی حرج محسوس نہ کرتے تھے۔[1]

نیز ایک ایک حکمران کے لیے 'کافر' اور 'طاغوت' ایسے القاب دستی تیار رکھنا بھی ان کے منہج میں نہیں پایا جاتا۔

(ملا عمر حفظہ اللہ کے طرزِ عمل کا تتبع کرتے ہوئے بھی مجھے عین یہی منہج نظر آیا ہے)۔

قریباً یہی چیز آپ کو سید قطب کے بھائی محمد قطب، سفر الحوالی، جعفر شیخ ادریس، صلاح الصاوی، ناصر العمر وغیرہ ایسے مشائخ و دعاۃ کی پوری ایک کھیپ کے ہاں ملتا ہے۔ خوشگوار بات البتہ یہ ہے کہ یہ سب نیک طبقے سید قطب کو بلاتردد اپنے تحریکی عمل کا بزرگ جانتے ہیں اور ان کے فکری اثاثہ سے بھرپور راہنمائی پاتے ہیں۔

سید کے خلاف 'تحریک' چلانے اور سیدؒ کو برا بھلا کہہ کر 'فرقۂ ناجیہ' میں نام لکھوانے کا رجحان البتہ بہت بعد میں جاکر شروع ہوا اور عموماً مغرب کے منظورِ نظر حکمرانوں کی گود میں پلتا بڑھتا رہا۔

---

[1] کہنے کا مقصد یہ ہے کہ وہ اس بات کی اجازت دیتے تھے، جیسا کہ سوویت یونین کے خلاف جہاد میں افغان مجاہد قیادتوں کے ساتھ تعاون کے دوران ان کے ارشادات سامنے آئے۔ بلکہ اس پر معترض نوجوانوں کو دلائل سے مطمئن بھی کیا کرتے تھے۔